Acc. 4127
ARSHI LIBRARY
Nampally,
Hyd-A.P.
کتب خانہ
عرشی
نامپلی
حیدرآباد
المؤسوم بہ
اعجاز سخن
ریختہ قلم
مطبع
سلطانی

قطعه تاریخ ط[illegible] مطبع

شه تقسیم سید ابراهیم کو را
ثنا سنجی بیان جوهر سخن گفت

درین انشا نخستین تر قصاید
بهای گنج سلیمان زین سخن گفت

پس تابنده تر از مهر انور
بوصف صف شاه دکن گفت

غرض کردم بفور حکم تعمیل
چو بهر طبع برخی زان همین گفت

مجید الطبع من تاریخ طبعش
قصاید باشد اعجاز سخن گفت

۱۳۰۴ھ

بفضله تعالی بتاریخ ۲۰ ذیحجه سنه ۱۳۰۴ھ روز جمعه باهتمام عاصی سید عبد المجید خان
در مطبع سلطانی واقع افضل گنج عقب بازار کبره خانه بحلیه طبع آراسته گردید

یاحیّ القیّوم

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

جامی

شاعری جز ویست از پیغمبری　　جاہلانش کفر خوانند از خری

ع چل ذرا خامہ روانی دکھلا ٭ ہان زبان تیز زبانی دکھلا ٭ سُن لین سب سحر زبانی میری ٭ دیکھین اعجاز بیانی میری ٭ حضرات ناظرین۔ خاکسار ایک مدّت سے خضرؑ و سکندر۔ ظلمات و آب حیات کے قصّہ کی تحقیق مین سرگردان رہا کچھہ نہ کھلا کہ معمّا کیا ہے۔

دفعتًا ایک شعر نظر پڑا وہ کیا ع بدہر انچہ بدو زندہ میتوان بودن ٭ بود ہمین سخن جز سخن ہمہ سخن است ٭ اس سے شک تو دور ہو گیا تھا مگر ایک مجمل بات تھی۔ دفعتًا ایک دوسرا شعر نظر پڑا جس سے رہا سہا شبہہ بھی دور ہو گیا۔ یعنی ع باید چو تر اآبحیات جاوید

درچشمۂ خوشگوار معنی میجوے ہے اس سمجھا کہ بیشک حرفون کی سیاھی ظلمات ہے اور نور معنی آبحیات - شاعر مداح خضر ہے اور ممدوح سکندر - ظاہر ہے کہ آج جسقدر نقش ونگار موجودات صفحۂ ہستی پر موجود ہین آج سے سو برس کے بعد ایک کا بھی وجود باقی نرہیگا - مگر انکا نام نیک وبد سو وہ بھی سخن اور سخنگویون کی بدولت - میرے سخن سنج دوستو - فن ادب کے قدردان سرپرستو - زندگی کے معنے یھہ ہین کہ خاص نام کو شہرت عام اور بقاے دوام ہو - اور یہی حاصل زندگی ہے - ورنہ ہم اور حشرات الارض مرنے جینے - توالد وتناسل - کھانے پینے مین یکسان ہین -

حضرات جس مرنے پر اہل وعیال یگانے - بیگانے روتے ہین - حقیقت مین وہ مرنا نہین - بلکہ واقعی مرنا اون نیک باتون کا مٹ جانا ہے جسکے بعد اونکا مذکور ہوا کرے - جن لوگون کے نام نامی اونکی غیبت مین یا اونکے بعد لوگ ادب سے لیا کرین وہ وہی ہین جنھین حیات ابدی بقاے جاودانی نصیب ہی - انھین کو خوش نصیب کہنا زیبا ہے - لاکھہ زمانے کے ورق اولٹین مگر صفحۂ ہستی سے ان خضر صفات حضرات کے نام مٹے ہین نہ مٹینگے - سحبان وائل - حسان بن ثابت - لبید عاصم - میر وسودا - فردوسی وسعدی - نظامی وجامی کو

گذرے ہوئے صدیان گذر گئین۔ لیکن ہنوز یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا بیٹھے باتین کر رہے ہاین۔ یہی تو آخر فن سخن کا صدقہ ہے۔ یون تو ہر زمانے مین لاکھون شجیع و بہادر سخی و نامور ہو گذرے۔ بڑے بڑے نمایان کام کر گئے۔ بڑے بڑے غیرت مند یادگار زمانہ گزر گئے مگر کوئی کچھ بھی سکتا ہے کہ کون تھے کیسے تھے کہان تھے کب آئے کہان گئے۔ مگر شعرائے جادو بیان کے تذکرے۔ انکے کلام انکے تصانیف گویا جیتی جاگتی صورتین ہین۔ بولتی چالتی مورتین ہین۔ اگر خود ستائی سے معذور رکھیگا۔ تو علیٰ رؤس الاشہاد ہم تو بالجہر اور بآواز بلند یہی کہینگے کہ ہمسا سخی و ہمدرد نہ بر سر افلاک و نہ در تہ خاک۔ یا یون کہئے کہ تہ افلاک و بر سر خاک بس ایک ہم ہی ہین کہ لاجواب ہین۔ یعنے حضرت خضر و الیاس کو تو تنہا خوری ایسی بھائی کہ بیچارہ سکندر سے تمنائی تک کو محروم گردانا۔ ایک ہم ہین کہ اپنے ساتھ اپنے ممدوحون کو لئے لئے پھرتے ہین۔ آبحیات ایسی تحفہ شے جسکو ہر ذیحیات اپنی جان عزیز سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔ ہم مفت ایثار کرنے موجود ہین۔ مگر کس پر۔ قدردان و قدرشناس پر۔ ہان ای شاہد سخن کے جوبن لوٹنے والو۔ اے عروس معانی کے نظر بازو دیکھئے کہ حسن بیان کی چٹکیون نے طبیعت کو گدگدایا ہے۔ پھر شوخی کلام کی چرپراہٹ سے منھ مین پانی بھر آیا ہے۔ ذرا ادہر توجہ کیجیے

جلوہ صفت بہت دیدنی دارد ✦ سخن ما شنیدنی دارد ✦ میرے
قدیم آقای نعمت جلیل القدر عظیم الشان متین و بردبار - سر تا پا حلم و وقار
ہمہ تن اخلاق ہمہ تن اوصاف - سر تا پا عدل سر تا پا انصاف -
امیر با توقیر - سراپا دانش و تدبیر - مدار المہام حال عالیجناب حضرت
محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا
امیر کبیر آسمان جاہ بہادر مدظلہ العالی کی مدح طرازی کا مجھکو خیال
آیا ہے - اس ضعف و ناتوانی مین مینے یہہ بار گران سر پر اوٹھایا ہی -
آپ کا استقلال آپ کی اولو العزمی آپ کی بلند ہمتی اسی سے ظاہر ہے
کہ آپ نے ایسے مشکل و نازک وقت مین کہ دشمن کینہ جو ہر سمت سے
ہجوم کر رہے ہین - اپنا آرام اپنی آسایش ترک کر کے اپنے خاص ولینعمت
کے حکم کی اطاعت کی - اور ملک اور اہل ملک کی محبت مین مہام سلطنت
کا بار گران بمجرد حکم حضور پرنور کے سر پر اوٹھالیا - سچ ہے کہ شریف
تابعدار اپنے آقا کے حکم کی ایسی ہی اطاعت کرتے ہین - ظاہر ہے کہ
آپکا ذاتی مرتبہ موجودہ عہدہ سے بمراتب اعلےٰ تھا - کوئی حکومت کی
آرزو بھی دل مین باقی نتھی - مگر یہہ بار جو آپ نے قبول فرمایا صرف
دو سبب سے تھا - ایک تو یہہ کہ اپنے آقاے نعمت کے حکم واجب الانقیاد
کی فوری اطاعت اور دوسرا ملک اور ملکیون کی آسایش و راحت -

اسکے سوا کوئی ذاتی غرض نتھی - آپکو صرف اطاعت و فرمانبرداری سے غرض ہے باقی ہیچ - ثابت ہوا کہ ایک بیغرض نفس کی بدولت جس عمدگی سے کام چلیگا وہ صاحب غرض سے نہین چلسکتا - خداوند عالم آپ کو حضرت ظل اللہ کی اطاعت و فرمانبری مین ہمیشہ کامیاب - بامراد اور نیکنام رکھے اور حضور پرنور کی مہربانی آپ پر لیل و نہار ماہ و سال روز افزون ترقی پر ہو آمین ثم آمین

امیر اکبر و دستور اعظم
وہ ہمدرد وطن ممدوح عالم

کہ انجم بخت ہی جسکا شرف مین
ہمیشہ گوہر مقصود کف مین

کرے مسکین کو جسکا در تونگر
بدولت اوسکی ہین گھر گھر تونگر

گر اوسکے زور کا مذکور چلجاے
دل رستم لحد مین بھی دہل جاے

نیام سرخ مین رخشندہ صمصام
ہمیشہ تشنۂ خون شکل بہرام

دم کین آب شمشیر روان ہے
بوقت لطف بوی ضیمران ہی

نسیم خلق سب خلقت کو شامل
کھلین جس سی ہزارون غنچۂ دل

طبیعت مایل صد نکتہ دانی
ہی طینت مین کمال قدردانی

ہنرور قدردان و علم پرور
در دولت پہ حاضر سب سخنور

زمین و آسمان جبتک ہون قایم
رہی ذات مبارک اوسکی دایم

ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو
کہا ہاتف نی یون عفو سکو لکھدو

سر دولت سے بھر نذر دیوان | امیر اکبر و دستور سلطان

ایضاً

مبارک تجھکو ای دستور اعظم یہ وزارت ہو
دکن کا دور ہو افلاس عالم کو مسرت ہو

وہ بیٹھے دیا کے دل مین ہر نونکی نظم سی تیرے
جہان مین دہوم ہو جبتک طلاقت کی فصاحت کی

الٰہی عیش و عشرت کا اثر ہو خلق مین جبتک
کشود کار عالم تجھسے وابستہ رہی دایم

تیرے اعدا کی سر کو گر قلم کرلے کوئی دیکھے
فزون ہر لحظہ تجھپر حضرت شہ کی عنایت ہو

تری تدبیر صایب سے فراوان ملک و دولت ہو
کہ جس کو سُنکے ہر مفسد کو خاطر خواہ عبرت ہو

تیری حسن لیاقت کی جہان مین خوب شہرت ہو
میری ممدوح کو دن رات حاصل عیش و راحت ہو

جدھر نکلی جلو مین تیری حاضر فتح و نصرت ہو
تو صدر اعظم ای صدر جہان سال وزارت ہو

۱۳۰۴

ثانی

ہی میرا اندنون اعلیٰ نشیمن
میرا ذہن رسا ہی عرش مسکن

طبیعت ہی میری خرشید روشن
میرا دل نور معنی کا ہی معدن

میری قبضہ مین ہی ملک معانی
ہی اور رنگ فصاحت میرا مسکن

الٰہی ہی یہ مجھ مست سخن کی
جو کاٹ اوڑتی ہین شیشونکی دندان

طبیعت میری ہوتی ہی شگفتہ
ہوای علم جب چلتی ہی سن سن

بلاغت کا میری سکہ ہی جاری
خجل ہین مجھسی اسٹیل و ایڈیسن

میری طبع روان کا ہی یہ عالم
چلے جسطرح زناٹے سے انجن

جو ہو او ہمکس میری طبع چالاک
تو بغلین جھانکن لی سرکش کالسن

میری آتش زبانی موم کر دے
دل دشمن اگر ہے مثل آہن

ہی بکر فکر یون خلوت مین دل کی
رہی گھونگھٹ مین جیسی کوئی دلہن

ہی مستانہ کشش میری قلم کی
ادمنگون پر میری حرفونکا جوبن

میری حرف سیہ مین یون ہی معنی
ہو جون پہلوی زنگی مین فرنگن

میری دعوی مدلل اور مکمل
دلایل میرے قاطع اور مبرہن

زبان مار ہی میرا سر کلک
ہر یک نقطہ ہی جسکا کالی کاہن

عدو میری کریگا قدر کیونکر
وہ شپر ہی تو مین ہون مہر روشن

برای قحط سال اہل معنے
ہمی بارم زخاطر سلوی و من

وہ ہون مین صاحب اقبال ای عفو
میرا دشمن ہی اپنا آپ دشمن

عدو گنجہ تو مین فولاد پنجہ
مروڑ دون جا سر سرکش کی گردن

عجب نہین مرد مان دیو کردار
حذر زین خیل نادان علم دشمن

کرون خامہ سی ایسی درفشانی
خجل ہو جای جس سی ابر بہمن

ملا ہی قدردان ایسا مجھی آج
کہ جو ہی ماہر ہر علم و ہر فن

پریشانی سے اب ہو گی رہائی
ملا ہی آج مجھکو ایسا مامن

امیر اکبر و دستور اعظم
کرم سے جسکی ہی سرسبز دکھن

ملقب از خطاب آسمان جاہ
کہ جسپر مہربان ہی رب ذوالمنن

بدانائی ارسطوے زمانہ
بلیغان جہان تصویر حیرت
دکن مین ہی وہ فخر اہل یونان
مقالات مکالی نشر جسکا
تعالی اللہ عجب فرحت فزا ہی
سُنا یوسف کو لیکن اسکو دیکھا
دماغش معدن علم و معارف
مجسم صلح کُل ہے میر ا ممدوح
میری ممدوح کو بہرہ ہی کامل
دعا یہہ مانگ لیجو عفو صاحب
بود چندان کہ از مہ تا بماہی
گُل معنی ز طبع او شگفتہ
در اوسکا ہو پناہ اہل معنی
بہی خواہ اوسکی تہنیت زبان سی

بایجادات تازہ رشک نیوٹن
فصاحت پیشہ اوسکی آگی الکن
خجل جسکے مقابل اہل لندن
بنظمش خوشہ چین سکاٹ و ملٹن
بجیلے جسم پر وہ رنگ و روغن
شنیدن کے بود مانند دیدن
دلش مر فضل و دانش سرت مخزن
حسد کا بغض کا کینہ کا دشمن
بہر علم و بہر دانش بہر فن
بطرز نغز و ہم آئین روشن
ہمان تا ذرہ از خرشید روشن
ہمانا سینۂ او باد گلشن
او تاق اوسکا ہو اہل فن کا معدن
رہین مضمون مطرود اوسکی دشمن

دیگر

رفعت کو دیکھکر تیری ای آسمان جاہ
منسوب ہو جب اوس سے تیر ارتبۂ بلند

کیون پھر کورنش نہ جھکائی سر آسمان
رکھے زمین پہ پانون بھلا کیونکر آسمان

ہین سر یہ ... اسلئے
صدقی زمین کی ہوتا ہی پھر پھر کر آسمان

سچ تو یہ ہی کہ ہوتا نہ یہ دن او نصیب
لاکھون برس بھی کھاتا اگر چکر آسمان

یارب یہ ہی دعا تہِ دلسی میری سدا
جبتک ہو سائبان کیطرح گھر گھر آسمان

زیبندہ جسم پر رہی تیری قبای عیش
پھیلای سر پہ سہرہ پر گوہر آسمان

طالع بلند اور در مقصود کف مین ہی ن
اہل زمین مطیع ہون فرمانبر آسمان

ہر دم فزون ہو شاہ دکن کی عنایتین
اقبال تیرا یار رہے یاور آسمان
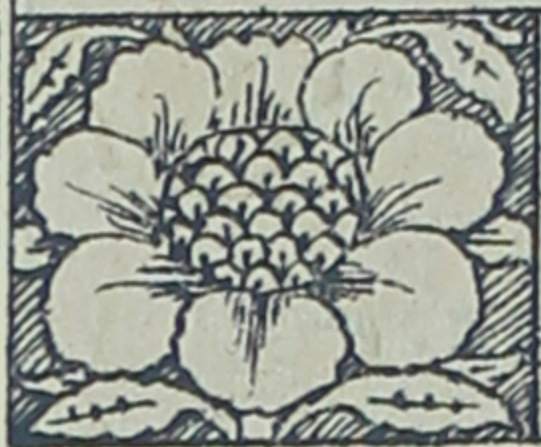
حاسد بسان خاک تری زیر پا رہین
جیسے زمین نیچے ہی اور سر پر آسمان

عرض احوال خدمت سرکار

ای فلک رتبہ و ملک عذبہ
ای مہ آسمان عز و وقار

ای زمین مسکن و فلک تربت
وی عطا پیشہ و سخا کردار

آپ ہین علم و حلم مین یکتا
مخزن فیض و معدلت آثار

آپ میری امیر ہین اور مین
آپکا جان نثار و مدح نگار

گرچہ ہی اس سی مجکو باعث فخر
کہ ہون خاص آپہی کا خدمتگار

پر بنا پرسی اور بیکاری
ہو گیا ہون جو آجکل نادار

یعنی از دست دولت افلاس
ہون نہایت ہی مضطر و ناچار

اسلئے ہمسرون مین ہی مجھکو
حسرت و رشک و ننگ و غیرت و عار

گردون کس سے مین عرض استعداد
گردون کس ... کہ مین ...

چونکہ صرّاف نقد علم ہو آپ
ہی میرے زر کا آپ ہی پہ مدار

محکّ جوہر فضایل پر
ہی ہویدا ز رہ ہنر کا عیار

جوہری گر نہو تو عالم مین
ہو کہان قدر گوہر شہوار

آپ سا قدردان ہوتے پر
وادریغا کہ یون ہون مین خوار

لو فرضنا کہ مین ہون ہیچمدان
آپکی ذات تو ہے ذی ایثار

آپ فرمائینگے نہ رحم تو پھر
جاؤن مین کسجگہہ بحالت زار

ہو سر دکار مجھکو غیرونسے
آپ ہوتے ہوئے میرے سرکار

آپکی ذات بحر جود و کرم
آپکا ہاتھہ ابر گوہربار

قاعدہ ہی کہ اپنے خادم کی
لاج رکھتے ہین ہر طرح سردار

کثرت قرضہ و علایق نے
جسکی ہی پرورش کا مجھپہ مدار

تنگ ایسا کیا ہے خاوندا
کہ ہوئی زیست مجھپہ ہے دشوار

آپکا خادم اور کرے فاقہ
آپکا نوکر اور کھاے اُدھار

بس یہی اب میری تمنّا ہے
آپسے اے میرے جہان سالار

گوشۂ چشم رحمت مین سے
نظر لطف ادھر بھی ہو یکبار

تا نہ ہمچشم مجھکو دیکھین حقیر
تا نہ دشمن کی آنکھہ مین ہون خوار

آپکے حق مین یہہ دعا میری
ہی بدرگاہ داور دادار

آپکی عمر ہو ہزار برس * ہر برس کے ہون دن برون ز شمار

تمت بالخیر